آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اک شخص سراپا رحمت ہے اک ذات ہے یکسر نورِ خدا
ہم ارض وسما کو دیکھ چکے لیکن کوئی اس جیسا نہ ملا

سجدے تھے جبیں تک آپہنچے، یثرب کی زمیں تک آپہنچے
ہم عین یقین تک آپہنچے، اے صلِّ علیٰ، اے صلِّ علیٰ

اس ذات پہ حجت ختم ہوئی، نبیوں کی شہادت ختم ہوئی
یعنی کہ نبوت ختم ہوئی، پھر کوئی نہ اس کے بعد آیا

سورج نے ضیاء اس چشم سے لی، اس نطق سے غنچے پھول بنے
اٹھا تو ستارے فرش پہ تھے، بیٹھا تو زمیں کو عرش کیا

اس نورِ مجسم سے پہلے، اس ذاتِ مکرم سے ہٹ کر
تاریخ کے ظلمت زاروں میں جو عقدہ تھا عقدہ ہی رہا

ہم ایسے فقیروں کی زد میں دولت بھی رہی حشمت بھی رہی
اُس در سے ہمیں جب نسبت ہے، دارا و سکندر چیز ہیں کیا

سیرت کے درخشاں موتی ہیں، اصحاب مدینہ رولتے ہیں
سینا پہ گئے تو کچھ نہ ملا، جو کچھ بھی ملا یثرب سے ملا

جب دوش پہ گیسو کھلتے ہیں، والّیل کی شرحیں ہوتی ہیں
لولاک لما کے سانچے میں اک نورِ مجسم ڈھل کے رہا

اونٹوں کے چرانے والوں نے اس شخص کی صحبت میں رہ کر
قیصر کے تبختر کو روندا، کسریٰ کا گریباں چاک کیا

☆......☆......☆